از عدالتِ عظمیٰ

سٹیٹ آف بہار و دیگراں

بنام

باتشور شرما

تاریخ فیصلہ: 14 مارچ 1997

[کے راماسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس صاحبان]

قانونِ ملازمت:

ترقی-ایگزیکٹو انجینئر-ایڈہاک سپرنٹنڈنٹ انجینئر کے طور پر کام کرنا-افسر کے خلاف زیر التواء کئی محکمہ جاتی کارروائیاں—DPC نے افسر کو سپرنٹنڈنٹ انجینئر کے عہدے پر ترقی کے لیے نااہل پایا-عدالتِ عالیہ نے ہدایت دی کہ افسر کو تمام نتیجہ خیز فوائد کے ساتھ ماضی سے ترقی یافتہ سمجھا جائے گا-قرار پایا کہ، عدالت عالیہ کا حکم غیر قانونی ہے-ایک بار جب DPC کو پتہ چلا کہ افسر غور کی تاریخ تک ترقی کے لیے نااہل تھا، تو یہ معاملہ DPC کی تشکیل کے لیے حکومت کو بھیج دیا جانا چاہیے تھا تاکہ افسر کے معاملے پر بعد کی مدت میں ترقی کے لیے غور کیا جاسکے-حکومت کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ DPC تشکیل دے تاکہ افسر کے معاملے پر قانون کے مطابق قابلیت پر غور کیا جاسکے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2227، سال 1997۔

او اے نمبر 1801، سال 1994 میں سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، دہلی کے 31.3.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

این این گوسوامی، مسز اندو گوسوامی، مس کانو پریا متل اور اروند کمار شرما اپیل گزاروں کے لیے۔

کشور کمار جواب دہندہ کے لیے پٹیل اور ایس ایم گرگ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔ ہم نے دونوں طرف سے فاضل وکلاء کو سنا ہیں۔

یہ اپیل، خصوصی اجازت کے ذریعے، پٹنہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے، جو 2 مئی 1996 کو ایل پی اے نمبر 815 / 95 میں منظور کیا گیا تھا۔

تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ جب مدعاعلیہ عارضی طور پر سپرنٹنڈنٹ انجینئر کے طور پر کام کر رہا تھا، اس کے خلاف مالی لین دین وغیرہ کے معاملے میں اس کی اپنی بد عملی لیے کئی کارروائیاں شروع کی گئیں۔ تمام حقائق کو تفصیل سے بیان کرنا ضروری نہیں ہے۔ یہ بتانا کافی ہے کہ محکمہ جاتی پروموشن کمیٹی (DPC)، جو حکومت کی طرف سے باضابطہ طور پر تشکیل دی گئی تھی، نے اس سوال پر غور کیا تھا کہ کیا مدعاعلیہ ایگزیکٹو انجینئر کے عہدے سے سپرنٹنڈنٹ انجینئر کے طور پر مستقل بنیادوں پر ترقی کے لیے موزوں ہے، DPC نے درج ذیل پایا:

"لہذا محکمہ جاتی پروموشن کمیٹی نے اپنے اجلاس میں محکمہ کی طرف سے دستیاب کردہ تمام متعلقہ کاغذات / دستاویزات کا جائزہ لیا۔ جانچ پڑتال کے بعد کمیٹی نے افسر کو 16.1.1994 تک ترقی کے لیے نااہل قرار دیا۔"

مجاز کمیٹی کی طرف سے حقائق کے مذکورہ بالا نتائج کے پیش نظر، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا عدالت عالیہ اس نتیجے کو ریکارڈ کر سکتی ہے کہ مدعاعلیہ کو تمام نتائج کے فوائد کے ساتھ 17 جنوری 1989 سے ترقی دی گئی سمجھی جا سکتی ہے۔ عدالت عالیہ کی طرف سے لیا گیا نظریہ واضح طور پر اس وجہ سے غیر قانونی ہے کہ ایک بار جب DPC نے پایا کہ مدعاعلیہ اس تاریخ تک ترقی کے لیے نااہل تھا، تو عدالت عالیہ کی طرف سے اپنایا جانے والا واحد راستہ یہ تھا کہ اس معاملے کو حکومت کو DPC کی تشکیل کے لیے بھیج دیا جائے تاکہ بعد کی مدت میں ترقی کے لیے اس کی اہلیت پر غور کیا جا سکے۔ اس صورت میں، DPC نئے سرے سے خوبیوں پر غور کرے گا اور یہ معلوم کرے گا کہ آیا مدعاعلیہ ترقی کے لیے موزوں ہو گا یا نہیں۔ اگر وہ فٹ پایا جاتا ہے اور اس کی طرف سے سفارش کی جاتی ہے، تو حکومت اسے مستقل بنیاد پر مقرر کرے گی اور اسے صرف اپنی ترقی کی تاریخ سے سنیارٹی ملے گی؛ اور اس سے پہلے کی تاریخ سے نہیں جب وہ ایڈہاک بنیاد پر کام کر رہا تھا۔ ہم کسی بھی طرح سے خوبیوں پر کوئی رائے ظاہر کرنے کے لیے مائل نہیں ہیں۔ قابلیت پر فیصلہ کرنے کے لیے DPC واحد مجاز اتھارٹی ہے۔

ان حالات میں عدالت عالیہ کا حکم خارج کر دیا جاتا ہے۔ حکومت کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ DPC تشکیل دے جو جواب دہندہ کے معاملے پر اہلیت کے مطابق قواعد کے مطابق غور کرے اور پھر

حکومت کو اس کے مطابق مناسب ہدایت دے۔ ہم حکومت کو اس حکم کی وصولی کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر پوری مشق کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔